59866 ـ استعمال كے ليے تيار كردہ زيور كى زكاۃ

سوال

1994 ميں شادى كے موقع پر ميرے سسر نے ميرى بيوى كو (560) گرام وزنى سونے كا زيور ديا، اور جب ميرى بيوى كے ہاں پيدائش ہوئى تو رشتہ داروں كى جانب سے كچھ سونے كے ٹكڑے بطور ہديہ ملے، اور اسى طرح ميں نے 1994 سے 2004 كى مدت كے دوران اپنى بيوى كے ليےكچھ زيور خريدا اب ميرى بيوى نے مجھے بتايا ہے كہ ہمارے ذمہ دو سو چاليس گرام سونا بطور زكاۃ ادا كرنا ہو گا.
ميرا سوال يہ ہے كہ : كيا ميں ان تينوں قسم كے سونے كى ادا كروں، تفصيل اور دليل كے ساتھ واضح كريں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

زيب و زينت اور پہننے كے ليے تيار كردہ زيور ميں زكاۃ كے مسئلہ ميں علماء كرام اختلاف ركھتے ہيں.

احناف اس ميں زكاۃ كو واجب قرار ديتے اور جمہور علماء كرام مالكيہ شافعيہ اور حنابلہ واجب قرار نہيں ديتے.

احناف كا قول راجح ہے، اس كے كئى ايك دلائل ہيں:

1 ـ سونے اور چاندى ميں زكاۃ كے وجوب كے دلائل كا عموم جن ميں استعمال كے ليے زيور وغيرہ ميں كوئى تفريق نہيں ہے.

2 ـ نبى صلى اللہ عليہ وسلم كى بيوى عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ ميرے پاس رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم آئے تو ميرے ہاتھ ميں چاندى كى دو بڑى بڑى انگوٹھياں ديكھ كر فرمانے لگے:

اے عائشہ يہ كيا ہے ؟ تو ميں نے عرض كيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميں نے يہ اس ليے تيار كى ہيں تا كہ آپ كے ليے ان سے بناؤ سنگھار اور زينت اختيار كروں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" کیا ان کی زکاۃ دیتی ہو؟

میں نے عرض کیا: نہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تیرے لیے یہ آگ ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (155).

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ابو داود میں صحیح قرار دیا ہے.

الفتحات : بڑی انگوٹھی، اور الورق چاندی کو کہتے ہیں.

3 ـ عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی، اور اس کی بیٹی کے ہاتھوں میں سونے کے دو موٹے کنگن تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

" کیا اس کی زکاۃ دیتی ہو؟

تو وہ کہنے لگی: نہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تمہیں یہ اچھا لگتا ہے کہ اللہ تعالی اس کے بدلے میں تجھے روز قیامت آگ کے کنگن پہنائے ؟

راوی کہتے ہیں کہ: تو اس عورت نے وہ دونوں کنگن اتار دیے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھینک کر کہنے لگی: یہ دونوں اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں"

سنن ابو داود حدیث نمبر (1563) سنن نسائی حدیث نمبر (2479) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

دوم:

جب آپ کے علم میں آیا کہ اس میں زکاۃ واجب ہے اس وقت سے لیکر آپ پر زکاۃ کی ادائیگی واجب ہے، لیکن وہ سال جن میں آپ کو یہ علم نہیں تھا کہ زیور پر زکاۃ واجب ہے، ان برسوں کی زکاۃ نکالنا لازم نہیں ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے ایسی عورت کے متعلق دریافت کیا گیا جس کے پاس پہننے کےلیے زیور تھا اور اس کے پاس کئی برس تک رہا، پھر اسے علم ہوا کہ اس میں زکاۃ واجب ہے، تو کیا اسے گزشتہ سب برسوں کی زکاۃ

نکالنا لازم ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" جب سے اسے علم ہوا کہ استعمال کے لیے بنایا جانے والے زیور میں زکاۃ واجب ہے، اسے اس وقت سے زکاۃ دینی لازم ہو گی، لیکن وہ برس جن میں اسے زیور پر زکاۃ کے وجوب کا علم نہیں اس کی آپ پر زکاۃ نہیں ہے، کیونکہ علم ہونے کے بعد احکام شریعت لازم ہوتے ہیں"

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 84).

اور اس جیسے ہی ایك سوال کے جواب میں شیخ نے کہا:

" اسے چاہیے کہ وہ مستقبل میں ہر سال اس کی زکاۃ ادا کرے اگر وہ نصاب کو پہنچتا ہو.... لیکن وہ برس جو اس میں زکاۃ کے وجوب کا علم ہونے سے قبل گزر چکے ہیں اس میں جہالت اور شبہ کی بنا پر کچھ نہیں ہے، کیونکہ بعض اہل علم پہننے والے زیور میں زکاۃ کے وجوب کے قائل نہیں ہیں لیکن راجح یہی ہے کہ جب نصاب تك پہنچے اور اس پر سال مکمل ہو جائے تو اس میں زکاۃ واجب ہے، کیونکہ اس کی کتاب و سنت میں دلیل ملتی ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 85)

سوم:

استعمال کے لیے تیار کردہ زیورات جب سونے اور چاندی کے ہوں تو اس میں زکاۃ واجب ہے، لہذا اس بنا پر اگر تو آپ کے خریدے ہوئے زیورات سونے اور چاندی کے نہیں تو اس میں زکاۃ نہیں ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (40210) کے جواب کا مطالعہ کریں.

چہارم:

زکاۃ زیورات کے مالك کے ذمہ ہے نہ کہ خاوند کے ذمہ.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" زیورات کی زکاۃ اس کی مالکہ پر ہے، اور اگر اس کا خاوند یا کوئی اور اس کی اجازت سے زکاۃ ادا کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور سونے سے ہی زکاۃ نکالنی واجب نہیں، بلکہ ہر برس سال مکمل ہونے پر مارکیٹ میں سونے اور چاندی کی قیمت کے مطابق اس کی قیمت سے بھی زکاۃ نکالی جا سکتی ہے"

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 85).

لیکن .... اگر آپ دونوں کو دیے گئے ہدیہ جات اور تحفے میں سے آپ نے اپنا حصہ اپنی بیوی کو نہیں دیا تو پھر اگر وہ حصہ نصاب جو کہ پچاسی گرام سونا ہے تک پہنچتا ہو تو آپ پر اس کی زکاۃ نکالنا واجب ہے.

زکاۃ کی مقدار اڑھائی فیصد (2.5 %) ہے، لہذا سو گرام میں سے اڑھائی گرام زکاۃ نکالی جائے گی.

واللہ اعلم .